صالحین کا تذکرہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّدِ الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

صالحین قرآنِ کریم کی نظر میں

عزیزانِ محترم! اللہ تعالی کے صالحین بندوں کا مقام ومرتبہ نہایت اَرفع واعلی ہے، رب تعالی اپنے فضل وکرم سے انہیں اپنا قُربِ خاص عطا فرماتا ہے، اللہ تعالی کے نیک بندے در حقیقت سرورِ کونین ﷺ کے نائب ہوا کرتے ہیں، انہیں مخلوق کی تربیت ورہنمائی کا ذریعہ بنایا گیا ہے، خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے صالحین کی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ الله لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾(١) "سُن لو یقیناً اللہ تعالی کے ولیوں پر نہ کچھ خَوف ہے، نہ کچھ غم"، رب تعالی کے مقبول بندے اولیاء اللہ کہلاتے ہیں، بعض مادر زاد ولی بھی ہوتے

---

(١) پ١١، يونس: ٦٢.

ہیں، جیسے بی بی مریم مادر زاد ولیہ ہیں، ولایت اللہ تعالی کا ایک خاص عطیہ ہے، جیسے حضرتِ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے مقابل جادوگر آناً فاناً مؤمن ہو گئے، اسی طرح حبیب نجّار جو حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے ہیں، وہ بھی اللہ تعالی کے ولی ہوگئے، مذکورہ آیتِ کریمہ ہر قسم کے صالحین کو شامل ہے۔

محترم بھائیو! صالحین کا دل ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مستغرق رہتا ہے، ان کے شب وروز تسبیح وتہلیل میں گزرتے ہیں، ان کا دل اللہ ورسول کی محبت سے لبریز ہوتا ہے، مخلوق سے ان کی محبت ونفرت بھی اللہ ورسول ہی کی خاطر ہوا کرتی ہے، صالحین اطاعتِ الٰہی پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں، جبکہ نافرمانی ودنیاوی لذّتوں میں مشغولیت سے اجتناب کرتے ہیں، پروَردگارِ عالَم جلّ جلالہ اپنے محبوب بندوں کی ہر طرح مدد فرماتا ہے، دینِ اسلام کے اَسرار ورُموز اور اس کی تبلیغ میں صالحین کی رَہنمائی فرماتا ہے، صالحین کے قلب میں اللہ ورسول کی محبت وعقیدت کمال درجہ ہوتی ہے، ان کی گفتگو وخاموشی پُرتاثیر ہوا کرتی ہے، ان کے سینوں سے علم کے چشمے پھوٹتے ہیں، شریعتِ محمدی کے عامل اور پیکرِ حُسنِ اَخلاق ہوا کرتے ہیں، پیغامِ اسلام کو مخلوق تک پہنچانے میں یہ حضرات تاریخ ساز کردار ادا کرتے ہیں۔

حضراتِ گرامی قدر! اللہ کریم اپنے صالحین بندوں کو اپنے فضل وکرم سے خوب نوازتا ہے، ان کی خاص عزّت اَفزائی بھی فرماتا ہے، جسے کرامت کہا جاتا ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے ان کے لیے ایک خاص عطیہ ہے، اس کا مقصد اُس نیک شخصیت کی تائید ودینِ متین کی مدد کرنا ہوتا ہے، اللہ تعالی کا فرمانِ عالی شان ہے:

﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقاً قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى

لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾(۱) "جب بھی زکریا مریم کے پاس اُن کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے، تو اُن کے پاس نیا رزق پاتے، فرمایا: اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ وہ بولیں: وہ اللہ تعالی کے پاس سے آیا ہے، یقیناً اللہ تعالی جسے چاہے بے حساب عطا فرماتا ہے"، اللہ تعالی کے پیارے صالحین مخلوقِ خدا کے درمیان بڑے مقبول ہوا کرتے ہیں، مخلوقِ خدا کے دلوں میں صالحین کی محبت ڈال دی جاتی ہے، مخلوق اُن کی ذات سے خوب فیض پاتی ہے۔

صالحین احادیثِ مبارکہ کی رَوشنی میں

برادرانِ اسلام! صالحین اولیاء اللہ پر رَحمتِ الٰہی کا خاص نُزول ہوتا رہتا ہے، صالحین بندوں کی ہمنشینی اللہ تعالی کی یاد دلاتی ہے، ان کی صحبت میں بیٹھنے والا بھی نیک وصالح بن جاتا ہے، گناہوں سے سچی توبہ کرکے متقی پرہیزگار ہوجاتا ہے، مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ سے عرض کی گئی: اولیاء اللہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «اَلَّذِيْنَ إِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللهُ»(۲) "وہ لوگ جن کے دیدار سے خدا یاد آجائے"۔

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! محبوبانِ بارگاہِ الٰہی کو تقویٰ وپرہیزگاری، عبادت کی ادائیگی اور گناہوں سے سچی توبہ کی بدَولت اللہ تعالی سے خاص قُرب حاصل ہوتا ہے، حدیثِ قُدسی میں سرکارِ دوعالَم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ قَالَ:... وَمَا زَالَ

---

(۱) پ۳، آل عمران: ۳۷.

(۲) "السُّنن الكُبریٰ" للنَّسائي، كتابُ التَّفسير، ر: ۱۱۱۷۱، ۱۰/ ۱۲٤.

عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أَحْبَبْتُه، فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِه، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِه، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّه، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّه»[1] "اللہ تعالی فرماتا ہے کہ: نوافل کے ذریعہ بندہ مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں، اور میں اُس کے کان ہوجاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، میں اُس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں"، یعنی اللہ تعالی کے محبوب بندے متقی و پرہیزگار ہوتے ہیں، فرائض کی کماحقہٗ ادائیگی کے بعد وہ نوافل بھی ادا کرتے ہیں، اس کے ذریعے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کر لیتے ہیں، اللہ تعالی انہیں اپنا محبوب بندہ بنا لیتا ہے، پھر وہ وہی کام کرتے ہیں جو اللہ تعالی کو پسند ہیں۔

پاکدامنی وشرمگاہ کی حفاظت

عزیز دوستو! جس پر اللہ تعالی فضل ومہربانی اور نظرِ لطف وکرم فرماتا ہے، اسے شیطانی وساوِس سے بچاکر عِفّت، عصمت اور پاکدامنی کی عمدہ خصلت سے نوازتا ہے، اور یہ چیز دخولِ جنّت کا سبب ہے، ارشادِ تاجدارِ رسالت ﷺ ہے:

(۱) "صَحيحُ البُخاري" كتابُ الرِّقاق، ر: ٦٥٠٢، صـ١١٢٧.

«عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ... وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ»[1] "مجھ پر تین ۳قسم کے لوگ پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنّت میں داخل ہوں گے۔۔۔ (ان میں سے ایک) پاکدامن حرام وشُبہات سے بچنے والا بھی ہے"، یہی چیز انسان کے کامل اور عقلمند ہونے کی دلیل بھی ہے۔

پاکدامنی اہلِ ایمان، اللہ تعالی کے برگزیدہ اور پسندیدہ بندوں کی علامت اور انبیاء ومرسَلین کی ایک عمدہ صفت ہے، دینِ اسلام نے دیگر اَحکام کے ساتھ ساتھ پاکدامنی کی بھی خوب تاکید فرمائی ہے، جب ہِرَقْل بادشاہ نے ابو سفیان سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سوال کیا کہ وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ حضرت سیّدنا ابوسفیان نے (جو اُس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) جواب دیا: «يَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ»[2] "وہ ہمیں نماز، زکاۃ کی ادائیگی، حُسنِ سُلوک اور پاکدامنی کا حکم دیتے ہیں"۔

حضراتِ محترم! جو شخص پاکدامنی اپناتا ہے، گناہ اور کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچتا، اور اللہ ورسول کی رِضا والے کام کرتا رہتا ہے، اللہ کریم اپنے فضل وکرم سے اُسے آئندہ گناہوں سے بچتے رہنے کی توفیق مرحمت فرماتا ہے، حضورِ اَکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ

---

(١) "جامع الترمذي" أبواب فضائل الجهاد، ر: ١٦٤٢، صـ٣٩٦.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الجهاد، ر: ٤٦٠٧، صـ٧٨٨.

يُغْنِهِ اللهُ»(۱) "جو پاکدامنی اختیار کرے، اللہ تعالی اُسے پاکدامنی عطا فرماتا ہے، اور جو لوگوں سے مستغنی رہتا ہے، اللہ تعالی اُسے اپنے فضل سے غنی کر دیتا ہے"۔

حضراتِ گرامی قدر! شریعتِ اسلامیہ گناہوں کے اُن تمام وسائل وذرائع پر پابندی عائد کرتی ہے جو انسان کو تباہی وبربادی کی طرف لے جاتے ہیں، ان میں نگاہوں اور شرمگاہوں کی حفاظت بھی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُل لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (۳۰) وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾(۲) "اے حبیب! مسلمان مَردوں کو حکم دیجیے کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں! یہ ان کے لیے بہت سُتھرا ہے، یقیناً اللہ تعالی کو ان کے کاموں کی خبر ہے، اور مسلمان عَورتوں کو حکم دیجیے کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں!"۔

میرے بزرگو ودوستو! بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ نفسانی خواہشات سے بچے اور عِفّت، عصمت وپاکدامنی کے حصول کے ذرائع اختیار کرتا رہے، بدنگاہی، فحش اَعمال وکلام، جُھوٹ، غیبت، چغلی، حرام ومشتبہ چیزوں، فلموں، ڈراموں، گانے باجوں، بے پردگی وغیرہ وغیرہ گناہوں سے بچ کر اَحکامِ شریعت، فرائض واَعمالِ صالحہ وغیرہ کی بجاآوری میں خُوب کوشش کرتا رہے، نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے، اللہ کے

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الزكاة، ر: ۱٤۲۷، صـ۲۳۱.

(۲) پ۱۸، النور: ۳۰، ۳۱.

حبیب ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ؛ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ؛ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ»[1] "اے جوانو! تم میں سے جو نکاح کی قدرت رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ نکاح کرلے؛ کہ یہ چیز نگاہ کو نیچا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھتی ہے، اور جو نکاح کی قدرت نہیں رکھتا، اسے چاہیے کہ روزے رکھے؛ کہ یہ خواہشاتِ نفس کو دَباتا ہے"۔

جو بندۂ مؤمن اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے، اللہ رب العالمین اسے دخولِ جنّت کی صورت میں اِکرام بخشے گا، مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ»[2] "جو مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دونوں پیروں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی ضمانت دے، میں اسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں"۔

اے اللہ! ہمیں صالحین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمیں پاکدامنی نصیب فرما، تقویٰ وپرہیزگاری عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما،

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب النكاح، ر: ٣٣٩٨، صـ٥٨٦.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الرقاق، ر: ٦٤٧٤، صـ١١٢٣.

ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.